81

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عہ
ششماہی ۸ عہ
سہ ماہی ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ — مورخہ ۴ صفر ۱۳۵۶ھ — یوم جمعہ — مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۳۷ء — نمبر ۸۸

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندہ خدا کے ظہور کا بابرکت دن

"سچ تو یہ ہے۔ کہ جب تک ہم خود نہ مریں۔ زندہ خدا نظر نہیں آسکتا۔ خدا کے ظہور کا دن وہی ہوتا ہے۔ جب ہماری جسمانی زندگی پر موت آئے۔ ہم اندھے ہیں۔ جب تک غیر کے دیکھنے سے اندھے نہ ہو جائیں۔ ہم مردہ ہیں۔ جب تک خدا کے ہاتھ میں مُردہ کی طرح نہ ہو جائیں۔ جب ہمارا مونہہ ٹھیک ٹھیک اس کے محاذات میں پڑیگا۔ تب وُہ واقعی استقامت جو تمام نفسانی جذبات پر غالب آتی ہے ہمیں حاصل ہوگی۔ اس سے پہلے نہیں۔ اور یہی وُہ استقامت ہے جس سے نفسانی زندگی پر موت آجاتی ہے۔ ہماری استقامت یہ ہے۔ کہ جیسا کہ وُہ فرماتا ہے۔ کہ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ یعنی یہ کہ قربانی کی طرح میرے آگے گردن رکھ دو۔ ایسا ہی ہم اسوقت درجہ استقامت حاصل کریں گے۔ کہ جب ہمارے وجود کے تمام پرزے اور ہمارے نفس کی تمام قوتیں اسی کے کام میں لگ جائیں اور ہماری موت اور ہماری زندگی اسی کے لئے ہو جائے جیسا کہ وُہ فرماتا ہے قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پاؤں کے درد اور ورم میں خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً تخفیف ہے ؛

خانصاحب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب جو بحیثیت ناظر امور عامہ کار خاص پر دہلی تشریف لے گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔ اور ناظم تجارت کے منصب پر خدمات سرانجام دیں گے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ ہوشیار پور تشریف لے گئے ہیں۔

جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کا بڑا لڑکا کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بابت ۱۹۳۷ء

امسال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب (۱) سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب (۲) سراج منیر (۳) پیغام صلح (۴) لیکچر لاہور (۵) لیکچر سیالکوٹ بطور نصاب مقرر کی جاتی ہیں۔ امتحان مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۷ء بروز اتوار ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ایک ایسا خزانہ ہیں۔ کہ جس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اور ایک ایسا پر امن ہتھیار ہیں۔ کہ جس کے سامنے کوئی مخالف نہیں ٹھہر سکتا۔ مگر خزانہ اور ہتھیار تبھی مفید ہو سکتے ہیں۔ کہ انسان ان کو استعمال کرے۔ پس میں احباب جماعت کو پُر زور توجہ دلاتا ہوں کہ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ تاکہ وہ اس بیش بہا خزانہ سے مستفید ہوں۔ خصوصاً سکرٹریان تعلیم و تربیت اس طرف توجہ فرمائیں درخواستیں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف آنی چاہئیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری واعظ مقامی کا لڑکا محمد اسمٰعیل ۲۹ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں (۲) میرے ماموں حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری کی علالت نے بہت طول پکڑا ہے۔ اور وہ بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب کرام حافظ صاحب کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ نیز میں امسال بی۔ اے کے امتحان میں شامل ہو رہا ہوں احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سید محمد ہاشم ڈومیلی ضلع جہلم (۳) اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے قولنج جیسی موذی مرض سے نجات دے دی ہے۔ لیکن اس کے عوارضات میں سے اب سلسل بول کی تکلیف ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری ہو رہی ہے۔ اور سر بھی چکرا تا ہے دعا فرمائی جائے۔ کہ یہ بھی دور ہو جائیں خاکسار غلام حسین پی۔ ای۔ ایس پنشنر قادیان (۴) ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کی لڑکی سکینہ بیگم صاحبہ اور ان کا نواسہ ارشاد حسین بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ (۵) ملک نصر اللہ خانصاحب مولوی محمد یٰسین صاحب اور چودھری کرم الٰہی صاحب لالہ موسےٰ ضلع گجرات نے ایس۔ وی اور مرزا خادم حسین صاحب نے جے وی کا امتحان دینا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ (۶) میرے مقدمہ کی آئندہ پیشی ۱۶ اکتوبر ہے۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ خاکسار فتح محمد شرما کراچی (۷) میرا لڑکا غلام فرید چند دنوں سے بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار علی محمد خان بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں

اعلانات نکاح

امۃ القیوم صاحبہ بنت چودھری عبد اللہ خان صاحب ساکن دھنی دیو چک ۳۳۲ ج ب ضلع لائلپور کا نکاح غلام قادر صاحب ابن چودھری رحمت علی صاحب ساکن لودی ننگل چک ۲۰۹ ضلع لائلپور سے چھ صد روپیہ مہر پر اور امۃ النصیر بنت چودھری عبد اللہ خان صاحب موصوف کا نکاح حسین علی صاحب ابن چودھری رحمت علی صاحب بوٹر ساکن فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ تین صد روپیہ مہر پر خاکسار نے ۲۷/۳ کو پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتے جانبین کے لئے مبارک کرے ۔ خاکسار تاج الدین لائلپوری

ولادت۔ خاکسار کے ہاں ۳۱ مارچ کو لڑکا تولد ہوا۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ [illegible]

تحریک جدید کا چندہ

دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

بعض نہایت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریک جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریک جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گزشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آ چکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کر کے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کر کے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۴ صفر ۱۳۵۶ھ

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی شورش اور حکام کی "خاص احتیاطی تدابیر"

حکومتِ پنجاب کی نظم و نسق کے متعلق ۳۶-۱۹۳۵ء کی رپورٹ کے جس فقرہ کا ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے اس میں دعوٰے کیا گیا ہے۔ کہ اگرچہ اس سال کے دوران میں قادیان میں احرار اور جماعتِ احمدیہ کے درمیان تعلقات سخت کشیدہ رہے مگر حکام کی خاص احتیاطی تدابیر کی وجہ سے حالات تشویشناک صورت اختیار کرنے سے رُک گئے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہمارا یہ دعوٰے ہے۔ کہ اس عرصہ میں وُہ مقامی حکام جن پر نظم و نسق اور قیامِ امن کی ذمہ واری سب سے پہلے عائد ہوتی تھی۔ وُہ نہ صرف کوئی "خاص احتیاطی تدابیر" اختیار کرنے سے قاصر رہے بلکہ ان کی بے تدبیری اور لاپرواہی نے حالات کو نہایت ہی تشویشناک صورت دے دی۔

اس عرصہ میں مقامی حکام جو سلوک احمدیوں کے ساتھ کرتے رہے۔ اور اسی سلسلہ میں فتنہ پرداز احرار کی جس طرح حوصلہ افزائی ہوتی رہی۔ وُہ نہایت ہی دردناک۔ اور الم انگیز داستان ہے اور چونکہ ایک مختصر مضمون میں اس کا دوہرانا ممکن نہیں۔ اس لئے صرف چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ اور یہ اندازہ لگانے کے لئے کہ جن "خاص احتیاطی تدابیر" اختیار کرنے کا ادعا سرکاری رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ ان کی حقیقت کیا ہے۔ یہی کافی ہیں:-

احرار نے قادیان میں اپنا اڈا قائم کرتے ہی فتنہ و فساد برپا کرنے کی جو صورت اختیار کی۔ وُہ یہ تھی۔ کہ ایک نہایت ہی دُرشت کلام شخص کو یہاں بھیجدیا جو ہر جمعہ کو ایک مسجد میں کچھ لوگوں کو جمع کر کے جماعت احمدیہ کے مقدس بانی اور آپ کے خاندان کے خلاف سخت بدزبانی کرتا۔ نہایت گندے الزام لگاتا اور لوگوں کو بے حد اشتعال دلاتا۔

اس صریح ظلم و ستم اور فتنہ انگیزی کے خلاف جماعت احمدیہ نے صرف آئینی صورت اختیار کی۔ اور ذمہ وار حکام کو بار بار اس طرف توجہ دلائی۔ کہ احرار کا نمائندہ جماعت احمدیہ کی سخت دل آزاری کر کے اور لوگوں کو اشتعال دلا کر فساد کرانے کی کوشش کر رہا ہے اسے روکا جائے۔ مگر اس پر حکام نے جو احتیاطی تدبیر اختیار کی۔ وُہ یہ تھی کہ بدزبانی کرنے والے کو تو پوچھا بھی نہ گیا۔ البتہ احمدیوں کے متعلق یہ حکم نافذ کر دیا کہ اس کی تقریر کے نوٹ لینے کے لئے بھی کوئی نہ جائے۔ ورنہ گرفتار کر لیا جائے گا۔ گویا احراری نمائندہ کو تو اس بات کی کھلی اجازت دے دی گئی کہ قادیان اور ادھر گرد کے ان لوگوں کو جو احرار کے پھندے میں پھنس گئے تھے احمدیوں کے خلاف ہر رنگ میں اشتعال دلاتا رہے۔ ظلم و ستم کرنے کے لئے اکساتا رہے۔ جماعت احمدیہ کے پیشواؤں کے خلاف بدزبانی سکھاتا رہے۔ لیکن احمدیوں کے لئے اتنی بھی گنجائش نہ رہنے دی گئی۔ کہ ان کا کوئی رپورٹر۔ احراری واعظ کی بدزبانیوں کی رپورٹ لے سکے۔ تا حکام بالا کو اس ستم آرائی کی طرف آئینی رنگ میں توجہ دلائی جا سکے۔

اس کو اگر احتیاطی تدبیر کہا جا سکتا ہے۔ تو یہ سب سے پہلی تدبیر ہے جو حکام نے اس وقت اختیار کی جبکہ قادیان میں ہر جمعہ کو جماعت احمدیہ کے خلاف گالیوں اور بدزبانیوں کی بوچھاڑ کی جاتی تھی۔ اور علے الاعلان جماعت احمدیہ کے امام کی جان لینے منارۃ المسیح گرانے اور مقبرہ بہشتی کی توہین کرنے کے دعوے کیے جاتے تھے۔

اس کے بعد دُوسری خاص احتیاطی تدبیر یہ اختیار کی گئی۔ کہ احرار کے ایک آدھ نمائندہ کی چند لوگوں کے درمیان آتش افشانی اور بدزبانی معمولی بات سمجھی گئی۔ اور ہماری طرف سے پُورے زور کے ساتھ صدائے احتجاج بلند کرنے کے باوجود اجازت دے دی گئی۔ کہ احرار جماعت احمدیہ کے خلاف قادیان میں جس قدر لوگوں کو جمع کر سکتے ہیں۔ کر لیں۔ اور جو کچھ کہنا چاہیں۔ کہہ لیں۔ اس پر احرار نے اکتوبر ۱۹۳۴ء میں جلسہ کیا۔ اور تین دن تک وُہ خاک اڑائی۔ کہ حکومت کو بھی صدرِ جلسہ کے خلاف مقدمہ چلانا پڑا۔ پھر اس موقعہ پر ڈپٹی کمشنر نے صرف جماعت احمدیہ کے خلاف دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے حکم دے دیا۔ کہ نہ تو کوئی احمدی چھڑی رکھے۔ اور نہ چار تک کسی جگہ جمع ہوں۔ اور پھر اس میں توسیع کر دی۔

دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں جس قدر احتیاط برتی گئی۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ ہائی کورٹ نے اس کو مبہم۔ غیر مؤثر اور غیر صحیح قرار دے دیا۔

غرض ان ایام میں احتیاطی تدابیر کی کوئی حد نہ رہی۔ مجسٹریٹ علاقہ کو کریمنل لاء ایمنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء کے ماتحت خاص اختیارات اس لئے دے دیئے گئے۔ کہ وُہ احمدی بچوں کی پرائیویٹ مکانوں کے اندر مجلسوں میں بھی مداخلت کر سکے۔ اور یہ تماشا اس وقت تک ایسا ہی کیا جاتا رہا جب تک حکومتِ پنجاب نے ڈپٹی کمشنر کے آرڈر کو غلط قرار دے کر منسوخ نہ کر دیا۔

احرار نے دھینگا مشتی سے شاملات دیہہ کے ایک قطعہ پر قبضہ کر لیا۔ بنیاد کھود لی۔ اینٹیں ڈلوا دیں۔ اور وہاں اشتعال انگیز تقریریں کرنی شروع کر دیں یہ جگہ عین اس مقام کے بالمقابل تھی جہاں احمدی نماز پڑھتے تھے۔ اور ہر وقت تصادم کا خطرہ تھا۔ لیکن حکام نے نہ صرف ان حرکات سے روکنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ بلکہ احرار کی خاطر مسلح پہرہ شروع کر دیا۔ اور ہر روز جب احرار وہاں جمع ہوتے۔ تو ایک مسلح گارڈ بھیجدی جاتی۔

قادیان میں نہایت گندہ لٹریچر جماعت احمدیہ کے خلاف شائع کیا جاتا رہا۔ حتیٰ کہ ایک پوسٹر جس میں احمدیوں کو قتل کرنے۔ ان کے اموال لوٹ لینے۔ اور عورتوں کو اغوا کر لینے کی تلقین کی گئی تھی۔ بورڈ پر چسپاں کر کے شارع عام پر رکھ دیا گیا۔ یہ اشتہار اس قدر دل آزار تھا۔ کہ آخر حکومت کو اسے ضبط کرنا پڑا۔ اور جس مطبع میں چھپا تھا۔ اس کے مالک نے اپنی عدم موجودگی کا عذر پیش کر کے جماعت احمدیہ سے معافی کی درخواست کی۔ مگر مقامی حکام نے کئی روز تک اسے شارع عام سے اٹھانے کی بھی ضرورت نہ سمجھی۔

اسی طرح قادیان کی عیدگاہ جو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت ہے اور جہاں سالہا سال سے احمدی عید کی نمازیں ادا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اسے ہموار کرنے کے لئے جب کچھ احمدی گئے اور احرار نے ان پر حملہ کر کے ان سے سامان چھین لیا۔ تو پولیس نے احمدیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور ہتھکڑیاں لگا کر بازاروں میں سے گزارا۔ آخر وُہ بے قصور ثابت ہو کر بری ہو گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی دوران میں وہ خونچکاں حادثہ رونما ہوا۔ جس کے خیال سے اب بھی ہر احمدی کا خون کھولنے لگتا ہے۔ اور وہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر قادیان کے ایک گداگر لڑکے کا حملہ کرنا تھا۔ اس قسم کی شرارت کا ارتکاب کرنے کے متعلق ہمیں پہلے سے اطلاعیں مل رہی تھیں۔ اور ہم نے اس خطرہ کا اظہار اخبار میں بھی قبل از وقت کر دیا تھا۔ تاکہ مقامی حکام احتیاطی تدابیر اختیار کر سکیں۔ لیکن وہ پولیس جو بہت بڑا خرچ کر کے قادیان میں مقرر کی گئی تھی۔ اور جو احرار کے مکانوں اور دوکانوں پر پہرہ کے لئے مقرر کی جاتی تھی۔ اس نے کچھ بھی پروانہ کی۔ اور احرار کے مکانات کے پاس ایسی جگہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ جہاں پاس ہی کوئی نہ کوئی پولیس مین کھڑا ہوتا تھا۔ مگر اس وقت کوئی موجود نہ تھا۔ اور اس طرح فتنہ و فساد کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی۔ اس وقت اگرچہ مقامی جماعت احمدیہ کی آنکھوں میں دنیا اندھیر ہوگئی۔ لیکن اپنے امام کے ارشادات کی تعمیل کرتے ہوئے تمام احمدی پُرامن رہے۔

یہ تھیں وہ "احتیاطی تدابیر" جو اس وقت کے مقامی حکام نے اختیار کیں کیا ان کو پیشِ نظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ حکام کی خاص احتیاطی تدابیر نے حالات کو تشویشناک صورت اختیار کرنے سے روک دیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر قادیان میں احرار کو فساد برپا کرنے اور خونریزی تک نوبت پہونچانے کا موقعہ نہیں ملا۔ تو محض اس لئے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو احرار کا ہر ایک ظلم اور تشدد برداشت کرنے کی جو تلقین فرمائی۔ اس کی ہر حالت میں پابندی کی گئی ٭ اور صبر اور استقامت کا ایسا نمونہ دکھایا گیا۔ جسکی مثال ڈھونڈے سے کہیں نہیں مل سکتی۔ حکومت جو چاہے سمجھ لے جو چاہے ظاہر کرے۔ مگر بات وہی ہے جو ہم نے پیش کر دی۔

اٹلی کی طرف سے لیبیا کو مراعات

گذشتہ دنوں اٹلی کے ڈکٹیٹر سائنور مسولینی نے سفر لیبیا کے دوران میں مسلمانوں سے ہمدردی کے متعلق جن جذبات کا اظہار کیا تھا۔ ان سے گو باشندگانِ لیبیا کے دلوں میں اس کی قدر و منزلت بڑھ گئی تھی لیکن چونکہ زبانی دعوئے ہمدردی تبھی مؤثر ہوا کرتا ہے جبکہ عملی رنگ میں اسے پورا کیا جائے اس لئے مسولینی نے اپنے اس دعوے کو عملی رنگ میں صحیح ثابت کرنے کے لئے باشندگانِ لیبیا کو بعض مراعات دینے کا اقدام کیا ہے۔ چنانچہ رائٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کابینۂ اٹلی کے ایک اجلاس میں مسولینی نے ان مراعات کا اعلان کیا۔ جنہیں تفویض کرنے کے لئے باشندگانِ لیبیا سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اعلان میں مذکور ہے۔ کہ ملک کے سابق باغیوں کو معافیٔ عامہ دے کر ان کی زمینیں واپس کر دی جائیں گی۔ کاشتکاروں کی امداد کی جائے گی۔ اور افریقن نو آبادیات میں مکانات کی تعمیر کے لئے ۲ کروڑ چالیس لاکھ لیرہ قرض دیا جائے گا۔

ان حالات میں کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر سائنور مسولینی نے حقیقی ہمدردی کے جذبات کے ماتحت اپنی مسلمان رعایا کی ترقی و خوشحالی کی طرف توجہ کی۔ اور اسے مذہبی آزادی سے پوری طرح متمتع کیا۔ جس کی وہ خواہاں ہے۔ تو تمام مسلمانانِ عالم اٹلی کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھنے لگیں گے۔

کانگرس اور اردو زبان

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے صدر دفتر الہ آباد سے ہمیں ایک بلٹن موصول ہوا ہے۔ جس میں کانگرس کے اجلاسوں کے کوائف کے علاوہ وہ الفاظ بھی درج ہیں۔ جنہیں آل انڈیا کنونشن کے موقعہ پر اسمبلی اور کونسلوں کے کانگرسی ارکان نے حلف لیا۔ اور جو یہ ہیں۔

" اسمبلی اور کونسلوں کے کانگرسی ممبروں کا عہد نامہ اور پرتگیہ پتر:۔ میں آل انڈیا کنونشن کے ممبر کی حیثیت سے جسے نیشنل کانگرس نے بلایا ہے۔ میں عہد اور پرتگیہ کرتا ہوں کہ ہندوستان کی سیوا کروں گا۔ اور اسمبلی کے اندر اور باہر ہندوستان کی آزادی (پورن سوراج) حاصل کرنے اور اس کی غریبی اور شوشن کے مٹانے کی پوری کوشش کروں گا میں یہ وچن بھی دیتا ہوں۔ کہ کانگرس کا انوشاسن اور حکم مانتے ہوئے کانگرس کے آدرش اور مقصدوں کو کامیاب بنانا ہمیشہ میرا کام رہے گا۔ تاکہ ہندوستان پورے طور پر آزاد ہو۔ اور اس کی جنتا ان بھاری مصیبتوں کے بوجھ سے چھٹکارا پائے۔ جن کے تلے وہ دبی جا رہی ہے "

یہ نمونہ ہے اس اردو کا جسے کانگرس ہندوستان میں جاری کرنا چاہتی ہے۔ یعنی عام فہم اردو الفاظ کے ساتھ ان کے مترادف ہندی الفاظ بھی رکھے جائیں۔ لیکن اول تو یہ ممکن نہیں۔ کہ ہر اردو لفظ کا مترادف ہندی میں یا ہندی کا اردو میں دیا جا سکے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا عبارت میں بھی سیوا۔ وچن۔ جنتا وغیرہ ہندی الفاظ کے ساتھ اردو الفاظ نہیں دیئے گئے۔ دوسرے اس طرح زبان اردو کی روانی اور دلکشی خاک میں مل جائے گی۔ پھر تحریر و تقریر میں جو طوالت پیدا ہوگی وہ علاوہ بریں۔ حقیقت یہ ہے کہ اردو خود مختلف زبانوں کے الفاظ کا مجموعہ ہے۔ جس میں ہندی کے الفاظ بھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اور آئندہ بھی جو لفظ کھپ سکے وہ اردو میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے اس قسم کے التزام کی قطعاً ضرورت نہیں جس کا پتہ مندرجہ بالا عبارت سے لگتا ہے

عیسائی تمدن کی عجوبہ کاریاں

یورپ کی عیسائی حکومتوں کو جمہوریت آزادیٔ ضمیر اور حریت رائے پر بڑا ناز ہے لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ مغرب کا تہذیب اور تمدن بادشاہوں اور شہزادوں تک کو بھی اتنی آزادی نہیں دیتا۔ جو ایک عام شہری کا معمولی حق ہے۔ ڈیوک آف ونڈسر سابق تاجدار انگلستان کی مثال بالکل تازہ ہے۔ اب یورپ کی ایک اور شخصیت کے اختیارات و حقوق ولیعہدی اسی عیسائی تمدن کی بھینٹ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ تازہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ رومانیہ کے ولیعہد شہزادہ نکولس کو جو ملک کے تاج و تخت کے جائز وارث ہیں۔ اس بنا پر حقوق ولیعہدی اور دوسرے تمام اختیارات سے محروم کر دیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی موجودہ شادی کو منسوخ کرنے سے انکار کر دیا شہزادہ نکولس نے ۱۹۳۱ء میں ایک مطلقہ عورت مادام سیویو سے شادی کی تھی۔ اب ان پر حکومت کی طرف سے زور ڈالا گیا ہے۔ کہ وہ اس شادی کو منسوخ کر دے۔ اور اپنی منکوحہ کو طلاق دے دے۔ لیکن وہ اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ اس صورتِ حالات پر غور و خوض کرنے کے لئے بخارسٹ میں رومانیہ کی شاہی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں انہیں تمام شاہی حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ اب وہ ایک عام شہری کی حیثیت میں اپنے ملک کو خیرباد کہہ کر کسی اور جگہ زندگی کے دن گزاریں گے ٭

وقار کا خیال

آئین نو کے متعلق حکومت اور کانگرس کے درمیان کشمکش بڑھتی ہی جا رہی ہے جیسا کہ نائب وزیر ہند نے اعلان کیا ہے۔ حکومت اس بات کے لئے تو تیار ہے۔ کہ اگر گاندھی جی یا کوئی اور کانگرسی لیڈر کانگرس کی طرف سے تصفیہ کی گفتگو کرنا چاہیں تو حکومت خوشی کے ساتھ اسے منظور کرے گی۔ لیکن خود حکومت تبادلہ خیالات کے لئے دعوت دینے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ حکومت کی پہلی پیشکش کو کانگرسی لیڈروں نے ٹھکرا دیا ہے۔ ادھر کانگرس کیطرف سے کہا جا رہا ہے کہ تبادلہ خیالات کے لئے وہ درخواست نہیں کرنا چاہتی۔ کیونکہ اس نے جو شرط پیش کی تھی اسے رد کر دیا گیا ہے۔

83

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی عبادت کی خوبیوں کا اعتراف

مغرب کے نامور فلسفیوں اور پادریوں کی طرف سے

اسلامی عبادت یعنی نماز جس میں ایک عبد اپنے پیارے معبود کے آگے سچی عقیدت اور حقیقی والہیت سے سر نیاز جھکائے ہوئے اپنی دنیوی و اُخروی بہتری کے لئے عاجزانہ التجائیں کر رہا ہوتا ہے۔ لاتعداد فیوض اور بے شمار برکات کا منبع ہونے کی وجہ سے اپنے اندر ایسی کشش اور اثر رکھتی ہے۔ کہ مغرب جو مذہبی لحاظ سے مادہ پرستی۔ الحاد۔ اور دہریت میں انتہا کو پہونچا ہوا ہے۔ اور نئی نئی ایجادات و اختراعات اور نشۂ حکومت کی وجہ سے اس قدر متکبر ہے۔ کہ کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی اسے گوارا نہیں۔ اس زمانہ میں وہاں بھی ایسی ہستیاں ہیں۔ جو حق بات کا اعتراف کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور وہ موجودہ آزاد خیالی اور فرعون مزاجی کی مسموم فضا کو جلد از جلد مٹا دینے اور قصر الحاد و مادہ پرستی کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے لئے مضطرب و بے قرار ہیں۔ اس وقت میری مراد بعض ان دانایانِ فرنگ اور علمائے مغرب سے ہے۔ جو باوجود کافی مغربی فضا میں رہنے کے ایک ایسے راستے کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ جو خدائے برتر و بالا کے آستانہ اقدس تک پہونچا دے۔ ان میں یورپ کے بعض ایسے نامور فلسفی اور مشہور پادری ہیں۔ جنہوں نے اسلامی نماز کے متعلق نہایت پاکیزہ اور سچے خیالات کا اظہار کیا ہے اس وقت وہ پیش کئے جاتے ہیں۔ جو مصر کے مشہور جریدہ المؤید (قاہرہ) میں "الفضیلۃ الصلوٰۃ" کے عنوان کے ماتحت شائع ہوئے ہیں۔ اور جنہیں قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے اردو کا جامہ پہنایا گیا ہے۔

(۱)

روما کا مشہور پادری سینٹ ہیلر اپنی کتاب "دی پوپ" میں [illegible] اسلامی ممالک کا سفر کیا۔ وہاں کی عبادت گاہوں کو ضرور دیکھا۔ اس ضمن میں اسلامی نماز پر بھی مجھے غور کرنے کا موقعہ ملا۔ میرے نزدیک یہ ایک افضل ترین اسلامی عبادت ہے۔ جب ایک خدا کا پجاری اپنے تمام کاموں کو ترک کر کے اس کی خوشنودی چاہتا ہے۔ اور اس کی حمد و ثنا کے گیت گاتا ہے۔ تو روح پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اس وقت وہ یقیناً روحانیت سے قریب تر ہو جاتا ہے۔ تاکہ اپنے تمام قوائے جسمانیہ کے ساتھ انتہائی محویت سے اس کی بارگاہ میں سربسجود ہو۔ اس کا آخری نتیجہ روح کی طہارت اور قلب کی پاکیزگی ہے۔ مزید برآں یہ کہ اس عبادت میں ورزشی پہلو بھی نمایاں ہے۔ جس کا تعلق جسم کی تقویت سے ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ نمازی سست اور کاہل نہیں ہوتے۔ صبح کی بیداری ایک عجیب اثر رکھتی ہے۔"

(۲)

مشہور فلاسفر بورن لیبان اسلامی عبادت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"میں نے متعدد بار مسیحی عبادت اور اسلامی نماز کا موازنہ کیا۔ اور مجھ پر واضح ہو گیا۔ کہ اسلامی طرز عبادت افضل ہے میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایک اسلامی نماز لاتعداد عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ اس میں خدا تعالےٰ کی حمد و ثنا اور تقدیس و تمجید ہے۔ نیز دعا اور عاجزانہ التجا ہے۔ اس میں انتہائی تذلل فروتنی اور زندگی کے ناپائدار ہونے کا حیرت انگیز مظاہرہ ہے۔ میں بلاناغہ جمعہ کے دن اسکندریہ کی جامع مسجد میں محض اسلامی عبادت کی شان و شوکت دیکھنے جاتا تھا۔ میں نے خطیب کے پُرجوش خطبہ صفوف کی ترتیب و تنظیم اور رکوع و سجود کے اہتمام پر غور کیا۔ تو میرے دل پر ایک ایسا عجیب اثر ہوا۔ جو ناقابلِ بیان ہے میں خیال کرتا تھا۔ کہ اسلام مجھے آواز دے رہا ہے۔ کہ آؤ تم بھی اس عبادت کا لطف اٹھاؤ۔ اسلام کی عبادت کا پُرکیف نظارہ میری رُوح پر تسلط جما رہا ہے۔"

(دی لیکچر آف: لیچز ص ۲۶)

(۳)

پادری جیمس مور تحریر فرماتے ہیں:۔

"تعصب سے کام لینا آسان ہے۔ لیکن [illegible] دشوار۔ میں اس وقت اسی [illegible] کو اختیار کر رہا ہوں۔ کہ میں نے بارہا [illegible] (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیروؤں سے گفتگو کی ہے۔ اور ان کے عقائد کی تحقیقات میں مشغول رہا ہوں۔ تیرہ سو سال کے بعد بھی وہ اپنے پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پورے اطاعت گزار ہیں۔ اور ان کی ہر چیز سے محبت کرتے ہیں۔ مسیحی دنیا کے لئے اس محبت میں ایک خاص سبق ہے۔

اسلامی آبادی کا بیشتر حصہ آج بھی ایک اہم عبادت کا پابند ہے جس کا نام نماز ہے۔ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیروؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ نماز برائیوں سے روکتی ہے۔ اور [illegible] کے کاموں سے محفوظ رکھتی ہے۔ بظاہر یہ عقیدہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ اکثر نمازی بھی برائیوں کی طرف مائل نظر آتے ہیں لیکن تجربہ اس بات کا شاہد ہے کہ وہ شخص جو دن میں پانچ مرتبہ بالالتزام یعنی ایک [illegible] میں ایک [illegible] پانچ مرتبہ اپنے خدا سے پرہیزگاری۔ اور گناہوں سے بیزاری کا عہد کرتا ہے۔ وہ ایک نہ ایک دن اپنے عہد میں کامل ہو جاتا ہے اور فی الحقیقت متقی و پرہیزگار بن جاتا ہے۔"

(۴)

مسٹر سی ایم رگنگ لکھتے ہیں:۔

"انسان فطرتاً اس بات کا عادی ہے۔ کہ جب دنیاوی کاموں۔ اور مجلسی تفریحوں میں مشغول ہو جاتا ہے تو اس کو اپنے نفس کی اصلاح کا خیال نہیں رہتا۔ اور اپنے پیدا کرنے والے کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے۔ جو تفریحوں کا لازمی نتیجہ ہے۔

ان حالات میں جب میں اس بات پر غور کرتا ہوں۔ کہ اسلام نے اپنے پیروؤں پر شب و روز پنجگانہ نماز فرض کی ہے۔ اور ان کو مجبور کیا ہے۔ کہ ہر حال میں اس اہم فریضہ کو ادا کریں۔ تو مجھے اس اعتراف کے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ کہ نماز ایک بہترین ذریعہ ہدایت ہے۔ جب ایک سچے عقیدہ کا آدمی تمام دنیوی علائق سے بے نیاز ہو کر انتہائی محبت اور خلوص کے ساتھ اپنے پیدا کرنے والے [illegible] اور اس کی خوشنودی چاہتا ہے۔ اور اس قادر و قدوس سے استعانت طلب کرتا ہے تو اس کی روح ایک پاکیزہ حالت میں پہونچ جاتی ہے۔ اور اس کے دل و دماغ سے نفس پرستی کا خبط دور ہو جاتا ہے۔ میں نے ان اعلےٰ پوزیشن کے مسلمانوں کو دیکھا ہے۔ جو اپنے اثر و اقتدار کے لحاظ سے ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ اور کم مرتبہ لوگ ان سے بات کرنے کی بھی جرأت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے۔ تو ایک اعلیٰ رتبہ کا آدمی بے تابانہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اپنے غیر معروف بھائیوں کے ساتھ مل کر فریضۂ نماز ادا کرتا ہے اس نظارے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ بے شک اس عبادت میں سادگی اور فروتنی کا سبق موجود ہے اور اس میں مساوات کی شان نظر آتی ہے۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ اسلامی رسول نے عجیب انداز سے امیر و غریب ادنےٰ و اعلےٰ کو ایک صف میں جمع کر دیا۔ اور مناسب طور پر غرور و نخوت کے طلسم کو پاش پاش کیا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ نماز ایک بہترین عبادت ہے۔"

مغربی فلاسفروں اور مشہور پادریوں کے ان اقوال سے ظاہر ہے۔ کہ اسلامی مقدس عبادت بے شمار روحانی و مادی فوائد کا ذریعہ ہے۔ مگر افسوس۔ آج کل مسلمان کہلانے والے بہت کم ہیں۔ جو اس کی ادائگی ضروری سمجھتے ہیں اور ایسے تو شاذ ہی ہونگے۔ جو نماز کی حقیقت کو سمجھ کر پڑھتے ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ روز بروز [illegible]

انبیاء ماسبق کی صداقت کے متعلق اسلام کی زرّیں تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معزز انگریزی روزنامہ "سٹار آف انڈیا" کی ۳ اپریل کی اشاعت میں مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں مختلف مذاہب کے درمیان صلح و آشتی کے متعلق اسلامی تعلیم پیش کرتے ہوئے انہوں نے [illegible] دنیا میں حقیقی امن و اخوت اسلام کے ذریعہ [illegible] ہی ہے۔ مضمون کا ترجمہ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

گذشتہ دنوں کلکتہ میں جو پارلیمنٹ مذاہب منعقد ہوئی۔ اس نے مختلف مذاہب کے مابین صلح اور امن عالم کے متعلق عوام کے دلوں میں بہت دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ مذہب یا یوں کہیئے بہترین مذہب کے متعلق مختلف خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور فی الحقیقت موجودہ صورت حالات میں کوئی امن دوست شخص مذہب کو جو ایک انسان اور دوسرے انسان اور ایک قوم اور دوسری قوم کے باہم تعلقات کی ترتیب و تدوین میں بہت بڑا حصہ رکھتا ہے نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اور اس وقت وہ لوگ جو کسی نہ کسی رنگ میں دنیا کی اصلاح کے خواہاں ہیں۔ اختلاف کے اس بہت بڑے مسئلہ سے دوچار ہیں جو مذہبی افکار کے متعلق دنیا میں پایا جاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ مختلف مذاہب کے پیرؤں کے درمیان خیالات کا ایک شدید اور ناقابل مصالحت اختلاف پایا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ مذہب سے بے اعتنا ہو گئے ہیں۔ اور بعض تو کھلم کھلا کہتے ہیں۔ کہ مذہب مصائب و آلام کا سرچشمہ اور بے جا خونریزی کا ذریعہ ہے۔ ان کے نزدیک جس قدر جلد اس سے نجات حاصل کی جائے انسانی ترقی کے لئے اسی قدر بہتر ہے۔ بعض دوسرے لوگ شائد اپنے ماحول کے اثر کے ماتحت اس قسم کے کھلے الفاظ تو استعمال نہیں کرتے۔ تاہم ان کے بیانات کم و بیش اسی کے مترادف ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی تائید ان کے مذہب سے ہرگز نہیں ہوتی۔ ایسے لوگوں کے سامنے جب مختلف مذاہب عالم کے [illegible] صلح و آشتی کا [illegible] پیش ہوتا ہے۔ تو اس کے جواب میں وہ [illegible] کہہ دیتے ہیں۔ کہ تمام مذاہب یکساں طور پر سچے ہیں۔ اور سب ایک ہی منزلِ مقصود کی طرف انسان کی راہ نمائی کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان مذاہب میں اعتقادات احکام اور بہت سے بنیادی اصول کے لحاظ سے بیشمار اختلافات پائے جاتے ہیں۔

مشہور عیسائی نمائندہ سر فرانسس ینگ ہسبنڈ نے پارلیمنٹ میں گاندھی جی کے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ ہر شخص کے لئے اس کا اپنا مذہب ہی بہترین ہے شاید عیسائی عقیدہ کے مناسب حال اس کی کچھ تاویل کی جا سکے۔ لیکن اس جواب سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مختلف مذاہب کے پیرؤں کے درمیان باہم مصالحت کی کس قدر ضرورت ہے۔ اسی طرح ہندو مذہب کے نمائندہ مسٹر پی پردھان سٹیٹسمین (۱۲ مارچ) میں لکھتے ہیں :-

"... دانستہ یا نادانستہ طور پر سر فرانسس نے یہ کہکر کہ تمام مذاہب سچے ہیں۔ عام ہندو نقطۂ نگاہ کی ہی ترجمانی کی ہے ... ... خدمت اور فروتنی کے جذبہ کے ماتحت اپنے ہم جنسوں کی بھلائی کی خواہش مذہبی ذہنیت کا اعلےٰ ترین نمونہ ہے۔ اور آج دنیا کو سب سے زیادہ اسی چیز کی ضرورت ہے"

اس کے برعکس پارلیمنٹ مذاہب کے متعلق عیسائیت کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے ریورنڈ ایم۔ اے سمپسن سٹیٹسمین (۱۵ مارچ) میں لکھتے ہیں :-

"اگر ایک عیسائی کو پارلیمنٹ سے خطاب کرنے کی دعوت دی جاتی۔ تو ضروری تھا۔ کہ اس کی باتوں سے پارلیمنٹ کے انعقاد کا سارا مقصد فوت ہو جاتا۔ ورنہ بصورت دیگر وہ اپنے مذہب کے متعلق مداہنت کا مرتکب ہوتا"

متذکرہ بالا متضاد بیانات سے ظاہر [illegible] ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف دنیائے مذہب میں صلح و امن قائم کرنے کے لئے ایک شدید اور عالمگیر خواہش پائی جاتی ہے اور دوسری طرف ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو اپنے آپ کو اپنے مذہب کے حقیقی پیرو سمجھتے ہوئے اس سے اساسی اختلاف رکھنے والے دوسرے مذاہب کی مذمت ضروری سمجھتے ہیں۔ قدرتی طور پر یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر انسان کے لئے کسی مذہب کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ تو خدا تعالےٰ نے ایسا مذہب کیوں پیدا نہیں کر دیا۔ جو موجودہ زمانہ کی اس بہت بڑی ضرورت کو پورا کر سکے۔ اور کیا کوئی ایسا مذہب موجود ہے۔ جو اپنی الہامی تعلیمات کی رو سے (اپنے پیرؤں کے خود ساختہ خیالات کی رو سے نہیں) اس مسئلہ کو حل کر سکے؟

اس سوال کے جواب میں یہ کہنا تحت ناشکری ہوگی۔ کہ اس رحیم و کریم خدا نے جو ہماری تمام ضروریات کو پورا کرنے والا ہے۔ ہمارے لئے ایسا کوئی مذہب پیدا نہیں کیا۔ اس نے اپنی لاانتہاء کرم فرمائیوں کے ماتحت ہمیں ایک ایسا مذہب دیا ہے۔ جو کسی امن کوش اور صلح جو ادارہ کے مقاصد کو نقصان پہونچائے بغیر تمام مذاہب کے پیرؤں کو اتحاد و یگانگت کے نقطہ پر پہونچاتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ صرف خدمت اور فروتنی کے جذبہ کے ماتحت اپنے ہم جنسوں کی بھلائی کرنا ہی نہیں سکھاتا۔ بلکہ یہ بھی بتاتا ہے۔ کہ اس مقصد کو کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ہمارا دعوےٰ ہے کہ صرف مذہب اسلام ہی ان خوبیوں کا حامل ہے۔ وہ ہمیں بتاتا ہے۔ کہ خدا کسی خاص جماعت۔ یا قوم کا خالق اور پروردگار نہیں۔ بلکہ وہ تمام کائنات کا خالق اور اس کا رازق ہے۔ جس طرح وہ یورپ کے باشندوں کی ربوبیت کرتا ہے۔ اسی طرح وہ ایشیا کے لوگوں کی پرورش کرتا ہے۔ جس طرح وہ افریقہ کی نگہبانی کرتا ہے۔ اسی طرح وہ امریکہ کے لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اس اصل کی بناء پر قرآن مجید نے اس وقت جبکہ قومی حد بندیوں کی روح ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اور ایک ملک کے لوگ۔ یہ بھی نہ جانتے تھے۔ کہ دوسرے ممالک کے لوگ نبوت کا کوئی مفہوم سمجھتے ہیں یا نہیں فرمایا تھا۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر (۳۵-۲۴) یعنے دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں۔ جس کی طرف کوئی نذیر نہ بھیجا گیا ہو۔ ایک دفعہ کسی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا۔ کیا خدا تعالےٰ نے فارسی زبان میں الہام کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا ہاں خدا تعالےٰ فارس میں ایک نبی سے ہمکلام ہوا۔

پس اسلامی تعلیم کے مطابق ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے ان تمام انبیاء کی صداقت پر جو فوقتاً بنی نوع انسان کی راہ نمائی کے مبعوث ہوتے رہے ایمان لائے۔ اس طرح جب وہ مختلف مذاہب کے بانیوں کے احترام کا اعلان کرتا ہے۔ تو وہ حقیقی معنوں میں اس کا اقرار کرتا ہے اور اپنے مذہب کے متعلق مداہنت کا مرتکب نہیں ہوتا۔ ایسی بے مثل تعلیم رکھنے کے باوصف اسے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ "ہر شخص کے لئے اس کا اپنا مذہب ہی (جس میں وہ پیدا ہوا) بہترین ہے"۔ بہترین مذہب یقیناً وہی ہے۔ جو زمانہ حاضرہ کے مسائل کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔ اور ان تمام جھگڑوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ جو مختلف مذاہب کے بانیوں کے متعلق دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ اور جس کا یہ دعوےٰ ہو۔ کہ وہ تمام گزشتہ مذاہب کا خلاصہ ہے۔ اور اسے ایسی شکل دی گئی ہے۔ جو اہلِ علم ذی عقل اور ترقی یافتہ انسانی دماغ کے عین مناسب ہے۔ مجھے یقین ہے کہ بہت جلد دنیا اسلام کی خوبیوں کا اعتراف کرے گی۔ اور یہ عملی مذہب یقیناً تمام دنیا کو متحد کرنے میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ میں تبلیغ احمدیت

احمدی مبلغ کی پبلک تقریریں

خاکسار مارچ کے پہلے ہفتہ میں قادیان سے روانہ ہوا۔ اور دہلی کے مناظرہ میں شامل ہونے کے بعد کلکتہ پہنچ گیا۔ یہ شہر بھی دنیا کے ان بڑے شہروں میں سے ایک ہے۔ جہاں لوگ دنیاوی کاروبار میں بہت مصروف ہیں۔ مذہب کے متعلق غور کرنے کے لئے اول تو انہیں موقعہ ہی نہیں ملتا۔ اکثر دکانیں رات کے گیارہ بارہ بجے تک کھلی رہتی ہیں۔ پھر جن کو فرصت ہو۔ وہ مذہب سے دلچسپی لیتے معلوم نہیں ہوتے۔ بلکہ سیاسیات اور کھیلوں وغیرہ میں بہت انہماک ہے ان حالات میں یہاں کے لوگوں کو اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کرنا چھوٹے شہروں اور دیہات میں تبلیغ کرنے سے بہت زیادہ مشکل ہے۔ یہاں گفتگو کا موقعہ پیدا کرنا بھی کافی جدوجہد چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے مختلف ذرائع سے کام کرنا پڑتا ہے۔

گذشتہ ماہ خاکسار نے دو دفعہ کرزن پارک میں قرآن مجید کا پبلک درس دیا جس میں چند غیر احمدی بھی شریک ہوتے۔ اور کھلے میدان میں جلسہ کر کے چار پبلک تقریریں کیں جن میں صداقت و فضیلت اسلام بمقابلہ دیگر مذاہب ثابت کی۔ حاضرین کی تعداد دو دفعہ بارش وغیرہ کی وجہ سے کم تھی۔ لیکن دو دفعہ تین چار صد ہو گئی سننے والوں میں ہندو مسلمان۔ عیسائی وغیرہ سب تھے۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ ایک احمدی مبلغ نے کلکتہ میں اس طرح پبلک تقریریں کیں۔ احمدی اس بات پر خوش ہیں۔ کہ ہم نے پہلی دفعہ علی الاعلان ہندوؤں وغیرہ کے خیالات کی مدلل تردید کر کے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سننے والے خاص اثر لے کر گئے۔ تقریروں کے بعد بعض لوگوں سے انفرادی گفتگو ہوئی اور اس طرح تبلیغ کا سلسلہ جاری ہوا۔ بعض ہمارا لٹریچر دیکھ رہے ہیں۔ ایک ہندو نوجوان نے ایک تقریر کے بعد کئی سوالات کئے اور جوابات سے بہت خوش ہوا۔ بعض نے یہ اظہار کیا۔ کہ جس طریق سے تم اسلامی تعلیم پیش کرتے ہو۔ یہ ملک کے لئے بہت مفید ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ تمام سعید روحوں کو حقیقی اسلام کی شناخت کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار کے علاوہ مولوی دولت احمد خان صاحب بھی بنگلہ وغیرہ میں مختصر تقریریں کرتے رہے۔

مارچ کے شروع میں یہاں جو پارلیمنٹ آف ریلیجنز ہوئی تھی۔ اس کے متعلق مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اخبارات کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے۔ میں نے بھی عیسائیوں اور ہندوؤں کے خیالات کا حوالہ دیتے ہوئے انگریزی میں ایک مختصر مضمون لکھ کر یہ بتایا۔ کہ صرف اسلام ہی بغیر کسی دوسرے مذہب پر حملہ کرنے کے دنیا کی موجودہ ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اس لئے وہی قبول کرنے کے لائق ہے۔ یہ مضمون Star of India میں شائع ہوا۔ اسی طرح پبلک لیکچروں اور درس وغیرہ کے متعلق ایک انگریزی اشتہار لکھا جس میں اسلامی تعلیم کی خوبیوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ یہ اشتہار تقریر کے بعد تقسیم کیا جاتا ہے۔

اس عرصہ میں صرف ایک روزانہ اخبار کے ایڈیٹر سے ملاقات کر سکا۔ اس کے علاوہ یوم التبلیغ کے موقعہ پر ہندو ازم اور بدھ ازم کے بعض بڑے نمائندوں سے ملاقات کی بدھ مذہب کے جاپانی متبعین نے یہاں ایک شاندار مندر بنایا ہوا ہے۔ اس کے انچارج سے لمبی گفتگو ہوئی۔ اس نے اس امر کو تسلیم کیا کہ زمانہ کی موجودہ حالت واقعی ایسی ہے۔ کہ کوئی مصلح آنا چاہیئے اور ممکن ہے۔ کوئی آ بھی چکا ہو اس پر میں نے اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی بشارت دیتے ہوئے بتایا۔ کہ آپ تمام مذاہب کے موعود ہیں۔ جو پیشگوئیوں کے عین مطابق ظاہر ہوئے۔ پڑھنے کے لئے پیغام صلح انگریزی دی گئی۔ ایک بات اس نے یہ پیش کی۔ کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن ویدوں کے ماننے والوں میں کوئی ایسا اختلاف نہیں۔ اس پر جب میں نے اسے بتایا کہ مسلمانوں کے سب فرقے تو اصول مسائل مثل توحید۔ رسالت۔ حج۔ نماز روزہ۔ زکوٰۃ۔ اور قرآن وغیرہ کے ماننے میں متفق ہیں۔ مگر ویدوں کے پیروؤں میں تو خدائی توحید۔ وید کس پر نازل ہوئے اور کتنے ہیں۔ بت پرستی کے جواز وغیرہ بنیادی امور کے متعلق بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ تو بالکل خاموش ہو گیا۔ گذشتہ ماہ بعض غیر احمدیوں سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ جنہوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سنا اور مطالعہ کرنے کے لئے لٹریچر حاصل کیا۔

انجمن احمدیہ کے ہال میں صبح قریبًا آدھ گھنٹہ درس دیتا ہوں۔ جس میں غیر احمدی اصحاب کو شامل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ جہاں دوسرے مقامات پر احمدیت کو ترقی عطا فرمائے وہاں صوبہ بنگال کے مرکز کلکتہ میں بھی جلد حقیقی اسلام کا بول بالا کرے۔ خاکسار محمد یار عارف۔

دس منٹ کی ژالہ باری سے ہولناک نقصان

نقصان رسیدہ علاقہ کو حکومت کی امداد

پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں سر سندر سنگھ مجیٹھیا نے پنجاب میں ژالہ باری سے تباہی کے متعلق ایک بیان پڑھا جس کے دوران میں انہوں نے بعض نہایت لرزہ خیز اور ہولناک واقعات کا تذکرہ کیا۔ موصوف نے بیان کیا۔ کہ اس طوفان کی ابتداء ڈیرہ غازیخان میں ہوئی ڈیرہ غازی خان میں ۱۷ دیہات۔ مظفر گڑھ میں ۷۴ دیہات ملتان میں ۳۴۳ دیہات منٹگمری میں ۲۲ دیہات۔ اور لائل پور میں ۶۸ دیہات میں اس طوفان سے تباہی بپا ہوئی۔ یہ طوفان سمندر کی لہروں کی طرح چلتا گیا۔ مظفر گڑھ میں ایک گاؤں بالکل تباہ ہو گیا۔ اور اسکے بعد دوسرا گاؤں اگرچہ اس کے راستہ میں تھا۔ مگر وہ بالکل بچ گیا۔

ژالہ باری صرف دس منٹ تک ہوئی۔ یہ ۲۲ مارچ کی شام کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد شدید آندھی اور بارش شروع ہو گئی۔ پھر ۳ اپریل کو بھی شدید طوفان آیا۔ اولوں کا حجم سوڈا واٹر کی بوتلوں میں شیشے کی گولیوں اور مرغی کے انڈوں کے برابر تھا۔ ملتان کے ایک گاؤں میں ۵۰ بھیڑوں کا ایک گلہ اس کی زد میں آ گیا۔ اور ان میں سے ایک بھیڑ بھی نہ بچی۔

حکومت کی طرف سے ان علاقوں کے باشندوں کو جو امداد دی گئی ہے۔ اس کے متعلق سر سندر سنگھ مجیٹھیا نے بیان کیا کہ ابھی تک مالی امداد اور معافیوں کے متعلق صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکا۔ مگر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۰ لاکھ روپے کے قریب امداد دی جا سکے گی معافیوں کے بارے میں گورنمنٹ نے یہ اصول اختیار کیا ہے۔ کہ جہاں گندم۔ جو اور چنے وغیرہ کی فصل بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ وہاں آبیانہ اور مالیہ بالکل معاف کر دیا جائے گا۔ یہ معافی چارے کی فصل پر بھی ہو گی۔ جہاں فصلیں کھڑی ہیں اور تقریبًا ۴ آنے سے زیادہ اور ۸ آنے سے زیادہ نقص تباہ ہوئی ہے۔ وہاں نصف معافی دی جائے گی۔ اور اسی حساب سے چارے کی فصل پر معافی دی جائے گی۔ قحط کے سلسلہ میں امدادی فنڈ میں سے ایک سو لاکھ روپیہ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید پور ورکشاپ میں مُسلم حقوق کی پائمالی

اس سے قبل ای - بی ریلوے سید پور ضلع رنگ پور ورکشاپ اور دفتر کے غیر مسلم برادران وطن کے مسلمان ملازموں پر مظالم کا مختصر رونا رویا جا چکا ہے - جس سے مسلمانوں کی حالت زار کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے -

ورکشاپ کے دفتر کے علاوہ چند دفاتر اور بھی ہیں - ان میں دو تین دفتر تو خاص طور پر قابل ذکر ہیں -

اول پاور ہوس ہے - جس کا دستور العمل ہی دنیا سے نرالا ہے - اس محکمہ کے متعلق کہا جاتا ہے - کہ وہاں مسلمانوں کے لئے کوئی جگہ ہی نہیں - عموماً ہر مسلم امیدوار کی عرضی پر "No Vacancy" کوئی ضرورت نہیں لکھکر داخل دفتر کر دیا جاتا ہے - اور غلطی سے کسی خوش نصیب کی عرضی واپس بھی کر دی جاتی ہے - چنانچہ راقم الحروف کے پاس دو ایک مسلم امیدواروں کی واپس کردہ عرضیاں موجود ہیں - جن پر مندرجہ بالا جملہ لکھا ہوا دیکھکر سخت حیرت ہوئی - کیونکہ وہاں غیر مسلم امیدواروں کے تقرر کا غیر متناہی سلسلہ جاری ہے - جس کا اندازہ رجسٹر سے کیا جا سکتا ہے - مگر کسی مسلمان کے لئے کوئی جگہ خالی نہیں ہوتی ان دفتروں کے ہیڈ کلرک کسی مسلمان ملازم کے درد دکھ کی داستان افسر اعلےٰ تک شاید ہی کبھی پہنچنے دیں -

۲ - دوسرا قابل ذکر محکمہ

۳ - Bridge department

سنا جاتا ہے کہ جو صاحب اس محکمہ کے انچارج ہیں - وہ معہ اپنے متعلقین وہاں قابض و دخیل ہیں - سنا گیا ہے - کہ ان کے کوئی قریبی رشتہ دار جو ایک عہدہ سے سبکدوش ہو چکے تھے - دوسرے عہدہ پر بے خوف و خطر کام کر رہے ہیں -

۳ - طبی محکمہ کے متعلق صرف اسی قدر لکھنا کافی ہے - کہ مسلمان امیدواروں کے لئے صحت کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا بہت کٹھن مرحلہ ہے - امیدوار کی صحت میں جب کوئی خامی نظر نہیں آتی ہے - تو یہاں تک کہہ دیا جاتا ہے کہ تمہارا پاؤں چلنے میں آگے پیچھے پڑتا ہے - مگر جب امیدوار مقررہ نذرانہ داخل کر دے تو نقص بالکل دور ہو جاتا ہے -

۴ - یوں تو رشوت کا بازار تقریباً ہر محکمہ میں گرم ہے - لیکن لوکو ڈیپارٹمنٹ میں یہ مرض نہایت خوفناک صورت اختیار کر چکا ہے -

سنا گیا ہے - کہ دو شخصوں نے ابھی حال میں اپنی عمر کے سرٹیفکیٹ عدالت سے حاصل کرکے اور طبی محکمہ سے تصدیق کرا کر داخل دفتر کئے - جو واپس کر دئے گئے - مگر کچھ ہی عرصہ کے بعد ایک کا سرٹیفکیٹ صحیح تسلیم کر لیا گیا - اور دوسرے کا ہنوز غیر صحیح ہے - حالانکہ واقعات کی نوعیت ایک ہی تھی :-

(راقم ایک دردمند)

ایک نفع مند کام

مَیں صدر انجمن احمدیہ کی منظوری اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی پسندیدگی کے بعد یہ اعلان کرتا ہوں - کہ محلہ دارالانوار میں جو زمین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی کوٹھی کے سامنے ہے - اور جو صدر انجمن احمدیہ نے اس غرض کے لئے رکھی ہوئی ہے - کہ اسیر گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا جائے اگر کوئی صاحب پانچ ہزار روپیہ لاگت لگا کر صدر انجمن احمدیہ کے نقشہ کے مطابق اسیر عمارت کھڑی کر دینگے - تو ان کی رقم کی واپسی تک اس عمارت کا کرایہ ملتا رہیگا - یعنی وہ عمارت روپیہ لگانے والے صاحب کے پاس گرو رہیگی - اور جب تک صدر انجمن احمدیہ اس عمارت کو فک مذ کرا لے گی - اس کا کرایہ ادا کرتی رہیگی - یہ کاروبار نہایت مفید اور انشاء اللہ معاملہ کرنے والے کے لئے بابرکت ہوگا - کرایہ کا اندازہ ایسے مکان کے لئے جس پر پانچ ہزار لاگت آوے ۳۰ سے ۵۰ روپیہ ماہوار تک ہے - بہر حال تفصیلی شرائط خط و کتابت سے طے ہو سکتے ہیں - امید ہے کہ پانچ ہزار روپیہ تک اس کام پر لگانے والے دوست بواپسی مجھے مطلع فرمائینگے - تا کہ ان کے نام معہ شرائط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پیش کر کے اس سکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے :-

ناظر ضیافت

یوپی کے ایک گاؤں میں ہندو مسلم فساد

مسلمانوں کو قتل کیا گیا اور ان کے گھروں کو آگ لگا دی

لکھنؤ - ۱۲ اپریل - ضلع بستی میں جو فرقہ وار فساد ہوا ہے - اس کے متعلق حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے :-

۹ اپریل کو ظہر کے پونے دو بجے موضع ہاردی (تحصیل خلالی آباد ضلع بستی) میں ہندو مسلم فساد ہوا - سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بذریعہ فون اطلاع دے دی گئی تھی - چنانچہ وہ فی الفور موقع پر پہنچ گئے تھے - ان کے پہنچنے تک تین بج چکے تھے - اور گاؤں میں سکوت حکمفرما تھا - ہندو جنہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حملہ آور قرار دے چکا ہے - بھاگ گئے تھے - اور مسلمان بھی مجروحین اور ان کے متعلقین کو چھوڑ کر گاؤں سے بھاگ گئے تھے - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جلے ہوئے تمام گھروں کا معائنہ کیا - مجروحین کو دیکھا - نیز شفیق نامی مقتول کی نعش ملاحظہ کی - جسے ایک دیوار سے لٹکا دیا گیا تھا - آتشزدگی سے ۱۹ گھر راکھ ہو گئے ہیں جن میں مویشی باندھنے کی حویلیاں بھی شامل ہیں -

۲۱ مسلمان مجروح ہوئے

اس لڑائی میں ۲۱ مسلمان مجروح ہوئے ہیں - جن میں پانچ عورتیں بھی شامل ہیں - مجروحین میں سے کسی کے شدید ضرب نہیں لگی - ہندو مجروحین کی صحیح تعداد معلوم نہیں - مگر معلوم ہوا ہے - کہ ایک ہندو پٹواری کے جسم پر ۱۲ زخم ہیں - اور ایک دھوبی کے کٹنے پر زخم آیا ہے -

فساد کی وجہ

فساد کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے - کہ شکور نامی ایک جلاہے نے ۳ اپریل کی رات کو ایک بیل ذبح کیا تھا - قریبی ہندوؤں نے بیل کی آواز سنکر دوسرے ہندوؤں کو اطلاع کر دی چنانچہ ہندوؤں کا ایک اچھا خاصہ لشکر جمع ہو گیا - جو غالباً شکور کے گھر کو لوٹنا چاہتا تھا چند مسلمان بھی مزاحمت کیلئے گئے - مگر ہندوؤں نے ان پر اینٹوں اور لاٹھیوں سے حملہ کر کے انہیں پسپا کر دیا -

آتش اندازی

اسکے بعد چند گھروں کو آگ لگا دی گئی - خاکستر شدہ گھروں میں ، ہندوؤں کے بیان کے مطابق ، ایک برہمن زمیندار کی پکی عمارت بھی شامل ہے - صورت حالات پُر سکون ہے - ضلع کے افسر احتیاطی تدابیر اختیار کر رہے ہیں - تاکہ فتنہ فساد دوبارہ رونما نہ ہو جائے ؎

مجروحین اور مقتول کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے - پولیس مصروف تحقیق ہے - اس کے علاوہ دفعات ۱۴۷ تا ۴۳۶ تعزیرات ہند کے ماتحت مقدمہ چلایا جا رہا ہے :-

85

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال سوم کے سو فیصدی وعدے پورے کرنیوالے مخلصین کی فہرست

(گذشتہ سے پیوستہ)

مولوی محمد شہزادہ صاحب قادیان ۲۰/۷
چوہدری فضل الٰہی صاحب کھاریاں ۵۰/-
چوہدری اللہ بخش صاحب چک ۲۹۲ B.B. ۲۵/-
مرزا اکبر بیگ صاحب ہند باغ ۴/۱۱
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۰/-
حشمت بی بی صاحبہ ڈیرہ اسمٰعیلخان ۵/-
شیخ عبد الحق صاحب پورالائی ۱۵
محمد یٰسین خان صاحب ڈیرہ دون ۱۰۰
محمد ابراہیم صاحب " ۵
محمد سرفراز خان صاحب " ۳۳
اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب " ۵
" بشیر احمد صاحب چغتائی جمشید پور ۵
حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپور ۴۰
حاجی محمد نذیر صاحب " ۵۵
سید شجاعت حسین صاحب شاہ گڑھ ۱۵۰
نذیر احمد صاحب گماگرہ مرتے آباد ۲۰
ایم عبد الرشید صاحب بھنڈہ دبا بریلی ۷
محمد سلیمان صاحب مظفر گڑھ ۵
اہلیہ صاحبہ لفٹیننٹ ہادی علی خان صاحب رام پور ۵
فیاض الدین صاحب سلطان پور اعظم گڑھ ۱۰
بابو نعمت علی صاحب اوورسیر اکھاڑہ ۲۰
ڈاکٹر اقبال الٰہی صاحب لکھنؤ ۱۲۸
عبد الرحمٰن صاحب ٹونڈلہ ۵
عبد الستار شاہ صاحب ہرزوئی شاہ آباد ۲۵
منشی محمد خورشید صاحب موتی پور ۵
محمد عبد المنعم صاحب مونگھیر ۱۰
منشی محمد شمس الدین صاحب کلکتہ ۷/-
میر رفیق علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۱۷
ڈاکٹر عطر الدین صاحب بمبئی ۶۷
مولوی محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل ۵
ڈاکٹر ملک عبد الغنی صاحب معہ والدہ صاحبہ مرحومہ بمبئی ۷۰
بشیر احمد صاحب " ۳۰
اہلیہ صاحبہ پیر بخش صاحب " ۵
عبد الرحمٰن صاحب راچوری بادگیر ۵

پیر محمد صاحب بادگیر ۵
اہلیہ صاحبہ شیخ حسن صاحب " ۵
عبد الرحیم صاحب راچوری " ۱۵
مولانا عبد الحمید صاحب آزاد حیدر آباد دکن ۱۰۰
سید مصطفیٰ حسین صاحب حیدر آباد دکن ۶۰
سید محمد رحمۃ اللہ صاحب " ۳۲
اہلیہ صاحبہ " " ۶
مولوی بہاؤ الدین خانصاحب " ۷۵
ہمشیرہ مولوی بہاؤ الدین خانصاحب " ۳۴
ایم پی فخر الدین صاحب پنگاڈی مالابار ۲۰
ایم یوسف صاحب سوردا سیلون ۵
بھائی محمد قاسم صاحب کوکوا " ۹/۸
نیک عالم صاحب کھنہ برمی ۵
لطیفہ صاحب کولمبو ۱۰

اس کے بعد لجنہ اماء اللہ قادیان کی جن بہنوں نے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔ ان کی فہرست دیتے ہوئے یہ امر قابل اظہار ہے۔ کہ محلہ دار الفضل ۵۵/- محلہ ناصر آباد ۱/۸/۰ اور محلہ صادق سے ۱۳/۳/۰ کی نقدم داخل ہو چکی ہیں۔ مگر ان کی اسم وار تفصیل نہ ہونے سے ان کے نام نہیں۔ پس ہر جماعت اور ہر لجنہ اماء اللہ کو یہ نوٹ یاد رہنا چاہیئے کہ وہ جو رقم بھی چندہ تحریک جدید سال اول یا دوم یا سال سوم کی ارسال کریں۔ اس کے ساتھ ہی اسم وار تفصیل دیا کریں۔ تا ادا کرنے والوں کے لئے رقم حضور کے سامنے پیش کرتے وقت دعا کے لئے عرض کیا جا سکے۔

لجنہ اماء اللہ قادیان

اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب محلہ دار المسیح قادیان ۷
آمنہ صاحبہ ہمشیرہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب محلہ دار المسیح قادیان ۷
اہلیہ صاحبہ مرزا محمد اشرف صاحب محلہ دار المسیح قادیان ۷
مظفر بیگم صاحبہ بنت مرزا محمد اشرف صاحب محلہ دار المسیح قادیان ۷
سردار النساء صاحبہ " ۵
عائشہ صاحبہ غلام رسول صاحب پٹھان محلہ دار المسیح قادیان ۱۰
خیر النساء صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر فضل کریم صاحب دار المسیح قادیان ۱۲
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحیم صاحب سوڈا فیکٹری قادیان ۶
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ فیض قادر صاحب قادیان ۶
جنت بی بی اہلیہ صاحبہ قاضی امیر حسین صاحب مرحوم قادیان ۵
اہلیہ صاحبہ میاں محمد الدین صاحب واصلباقی نویس قادیان ۹
استانی مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم قادیان ۴۰
والدہ صاحبہ ڈاکٹر شاہ نواز خانصاحب ۷
مبارکہ بیگم صاحبہ بنت فضل کریم صاحب ۵
فضل النساء صاحبہ اہلیہ مولوی ارجمند خانصاحب دار الرحمت ۶/۴
خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ ثانی مولوی ارجمند خانصاحب دار الرحمت ۵
امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ صاحبہ حکیم محمد الدین صاحب مرحوم دار الرحمت ۷
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ بابو غلام حیدر صاحب دار الرحمت ۵
اہلیہ صاحبہ مرزا محمد شفیع صاحب محاسب دار الرحمت ۷
امۃ الرشید صاحبہ بنت مرزا محمد شفیع صاحب دار الرحمت ۵
اہلیہ صاحبہ خورد شیخ محمد اکرام صاحب دار الرحمت ۵
اہلیہ صاحبہ کلاں " دار الرحمت ۵
صدیقہ بنت شیخ محمد اکرام صاحب دار الرحمت ۵
فہمیدہ بنت شیخ محمد اکرام صاحب دار الرحمت ۵
اہلیہ صاحبہ فضل حق صاحب دار الرحمت ۵
عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ میاں نبی محمد صاحب مرحوم دار الرحمت ۷
اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب دار العلوم ۱۰
" صوفی غلام محمد صاحب " ۱۰/۸
" " غلام محمد صاحب ٹیلر " ۵/۴
" " بابو محمد اسمٰعیل صاحب ۵
" " خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب دار العلوم ۲۰
حاجی بیگم صاحبہ ملازمہ بابو عبد العزیز صاحب پنشنر دار العلوم ۶/۸
اہلیہ صاحبہ حشمت اللہ صاحب پان فروش دار العلوم ۵
استانی رحمت النساء صاحبہ دار العلوم ۱۰
اہلیہ صاحبہ بابو صادق علی صاحب " ۱۲/۶/۰
اہلیہ " شمس الدین صاحب دار الفضل ۶
رکھی جان صاحبہ اہلیہ مہر الدین صاحب دار الفضل ۵
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب دار الفضل ۶
فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد سعید صاحب سرگودہا دار الفضل ۱۵
والدہ صاحبہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور دار البرکات ۶
نواب بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ منشی فیض احمد صاحب کاتب دار البرکات ۷
اللہ جوائی صاحبہ والدہ صاحبہ فضل حق صاحب دار البرکات ۷
امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت ہمشیرہ قاضی عبد الرحیم صاحب دار البرکات ۱۲
والدہ صاحبہ امۃ الرحمٰن صاحبہ ۵
صالحہ بی بی صاحبہ زوجہ قاضی عبد الرحیم صاحب دار البرکات ۱۰
صالحہ بی بی صاحبہ اہلیہ قاضی صاحب موصوف از امۃ العزیز صاحبہ مرحومہ ۱۰
اہلیہ صاحبہ نظام خان صاحب محلہ نور ۷
" پیر افتخار احمد صاحب " ۱۳
اہلیہ صاحبہ قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی خوشنویس قادیان ۹
والدہ صاحبہ خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ناصر آباد ...
زینب بی بی اہلیہ صاحبہ جلال الدین صاحب دھرم کوٹ بگہ ۵ - عائشہ بی بی اہلیہ صاحبہ عبد الغنی صاحب دھرم کوٹ بگہ ۵

(باقی آئندہ)

خاکسار برکت علی فنانشل سکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیریٹوریل فورس میں بھرتی کیلئے اعلان

بدستور سابق احمدیہ کمپنی ٹیریٹوریل فورس ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ میں بھرتی کرنے کے لئے کمانڈنگ افیسر صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ امیر صاحبان و پریذیڈنٹ صاحبان وجملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ضلع گورداسپور۔ ہوشیارپور۔ شیخوپورہ۔ سرگودھا۔ لائل پور۔ جھنگ اور ضلع لاہور کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ایسے احمدی نوجوان جو کہ بھرتی کے قابل ہوں۔ ذیل کے پروگرام کے مطابق مقررہ مقامات اور تاریخوں میں پیش کردیں۔ یہ معاملہ نہایت اہم ہے۔ اس کی طرف کماحقہ توجہ کی جائے۔ امید ہے اس دفعہ پوری توجہ اور کوشش سے اس کمی کو پورا کیا جائے گا۔ ان اضلاع کے علاوہ جو احمدی نوجوان بھرتی ہونا چاہیں۔ وہ اپنے نزدیک ترین مقام پر پہنچ جائیں۔ یا ۲۲ ماہ حال سے قبل قادیان آجائیں۔

بھرتی کے لئے شرائط یہ ہیں:-

عمر اٹھارہ سال سے ۲۳ سال تک۔ قد پانچ فٹ چھ انچ سے کم نہ ہو۔ چھاتی عام حالت میں ۳۲ انچ سے کم نہ ہو۔ اور پھلانے سے کم از کم دو انچ بڑھ جائے۔ عام صحت اور نظر اچھی ہو۔

پروگرام

۱۔ قادیان ۲۳ اپریل بوقت ۱۲ بجے دن بمقام پل نہر ہرچووال
۲۔ لاہور۔ ۲۴ اپریل بوقت ایک بجے دن بمقام آئی۔ ٹی کیپٹن نزد سٹیشن
۳۔ جڑانوالہ۔ ۲۵ اپریل بوقت ۱۱½ بجے دن بمقام ڈاک بنگلہ
۴۔ لائل پور۔ ۲۶ اپریل۔ بوقت ۷ بجے دن بمقام ڈاک بنگلہ
۵۔ جھنگ۔ ۲۶ اپریل۔ بوقت ۴½ بجے دن بمقام ڈاک بنگلہ
۶۔ ہوشیارپور۔ ۲۸ اپریل۔ بوقت ۳ بجے دن بمقام ڈاک بنگلہ

ناظر امور خارجہ۔ قادیان

جماعت احمدیہ مغلپورہ گنج کا تبلیغی جلسہ

۱۷-۱۸ اپریل ۱۹۳۷ء بروز ہفتہ اتوار جماعت احمدیہ گنج لاہور کے زیر اہتمام ایک غیر معمولی تبلیغی جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کے محاسن و فضائل اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت پر فضلائے احمدیت مبسوط تقاریر فرمائینگے۔ تمام متلاشیانِ حق و طالبانِ صداقت کیلئے بہترین معلومات حاصل کرنے کے لئے ایک زرین موقع ہے۔ تعلیم یافتہ اور امن پسند معززین کو ہم پرزور دعوت دیتے ہیں۔ کہ شمولیت فرما کر تعلیمات حقہ سے مستفیض ہوں۔ اور ہمیں شاکر و ممنون ہونے کا موقعہ دیں۔

بیرون لاہور سے تشریف لانے والے احباب کے لئے جماعت کی طرف سے طعام اور رہائش کا احسن انتظام ہوگا۔ لیکن ایسے احباب کے لئے بستر ہمراہ لانا ضروری ہوگا

نوٹ:- دوران تقریر میں کوئی صاحب بولنے کے مجاز نہ ہونگے۔ بیان کردہ مضمون پر صاحب صدر کے اذن سے سوال و جواب کی اجازت ہوگی۔ مگر تبادلۂ خیالات کے لئے کسی ذمہ دار انجمن کا دو روز قبل شرائط کا تصفیہ کر لینا ضروری ہوگا۔ پروگرام حسب ذیل ہے

مورخہ ۱۷ اپریل بروز ہفتہ بعد نماز مغرب

زیر صدارت جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لاء۔ لاہور

۱۔ ساڑھے آٹھ بجے سے پونے نو بجے تک .. .. تلاوت قرآن کریم و نظم
پونے نو سے سوا دس بجے تک مسلمانوں کے احسانات سکھوں پر و باوانانک علیہ الرحمتہ کا مذہب از گیانی واحد حسین (شیر سنگھ) صاحب

۱۸ اپریل بروز اتوار (صبح) اجلاس اول

زیر صدارت جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات

۸ بجے سے ۸½ بجے تک .. .. .. تلاوت قرآن کریم و نظم
۸½ سے ۸-۴۰ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائبل کی پیشگوئیاں
مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل امرتسر
۸-۴۰ سے ۹-۲۰ تک ردکفارہ۔ قاضی محمد نذیر صاحب منشی فاضل و مولوی فاضل امیر جماعت احمدیہ۔ لائل پور
۹-۲۰ سے ۹-۵۰ تک "وقفہ برائے سوال و جواب"
۹-۵۰ سے ۱۰-۳۰ تک دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فضیلت
حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل اجل آف راجیکی
۱۰-۳۰ سے ۱۱-۱۵ تک رد تناسخ جہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل قادیان

دوسرا اجلاس

زیر صدارت محترمنا شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے (آنرز) ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور

۳ بجے سے ۳½ بجے تک .. .. تلاوت قرآن کریم و نظم
۳½ سے ۴½ " " اجرائے نبوت
از استاد الفضلا مولانا غلام رسول صاحب آف راجیکی
۴½ بجے سے ۵½ " " صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات

خاکسار:- سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ۔ گنج۔ لاہور

مایوس العلاج مریضوں اور تجربہ کار اطبا کیخدمت میں گذارش

پنجاب طبی کانفرنس کا سالانہ اجلاس ۲۳ سے ۲۵ اپریل ۱۹۳۷ء تک بمقام ملتان حسین آگاہی طبیہ کالج کمپاؤنڈ میں ہوگا۔ اس موقعہ پر ہندوستان بھر کے نامی گرامی اور فاضل اطبا کو دعوت دیگئی ہے۔ اور طب یونانی کی صداقت کو نمایاں کرنے کے لئے

(۱) ۳ دن متواتر نامور اطباء کے بورڈ مایوس العلاج مریضوں کا معائنہ کرینگے۔

(۲) ۳ دن متواتر علمی مجالس ہونگی جنمیں بے نظیر مجربات جڑی بوٹیوں اور دیگر معالجات کے متعلق انکشافات اور علمی مضامین پیش ہونگے

پس ضروری ہے مایوس العلاج مریض جو دکھانا چاہیں اور فاضل اطباء جو طبی معلومات پیش کرنا چاہیں۔ زبدۃ الحکما حکیم محمد افضل صاحب جنرل سکرٹری پنجاب طبی کانفرنس۔ لاہور

پستول خریدو

تمہیں کوئی منع نہیں کرے گا

تمہیں لائسنس بھی نہیں لینا پڑے گا۔
دل ہلا دینے والی خوفناک آواز
جنگل میں رہنے والوں کا حمایتی
چوروں اور بدمعاشوں کی روح فنا کرنے والا
ایک وقت میں دس کارتوس بھر لو۔ پھر جب چاہو ایک۔ فیر کردو
اگر چاہو تو یک بعد دیگرے سب فیر کردو
آواز سنکر دشمن فرار ہوجائیں گے
جنگل جانور بھاگ جائینگے
صرف برما، بنگال اور بہار اڑیسہ میں لائسنس ہے
باقی ہر جگہ یہ پستول ہر شخص رکھ سکتا ہے
جرمنی کا بنا ہوا خوفناک الارم پستول
اس کے ساتھ ایک ۱۰۰ سو کارتوس مفت
ایک پستول مع سو کارتوس کی قیمت چار روپئے
(محصولڈاک آٹھ آنے) (علیحدہ کارتوس کی قیمت ایک روپے کے ...)
مینیجر۔ حسن امپورٹ کمپنی ۲ کلاں محل ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۴۶۸۷ :- منکہ زینب بی بی زوجہ احمد دین قوم کھیوہ کمہار عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن گوئیکی ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت صرف مبلغ دو صد روپے حق مہر ہے جو میرے خاوند مسمی احمد دین کے ذمہ تا حال قابل ادا ہے پس اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ؛ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ اگر میری وفات کے بعد کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بقلم خاکسار :- عبدالرحمن انور سکرٹری وصایا محلہ دارالبرکات

العبد :- نشان انگوٹھا زینب موصیہ

گواہ شد :- عبدالرحمن انور مولوی فاضل

گواہ شد :- احمد الدین خاوند موصیہ نشان انگوٹھا

نمبر ۴۷۸۱ :- منکہ محمد علی ولد محمد وریام قوم جتوئی بلوچ پیشہ یونانی حکیم طبابت عمر تقریباً ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن پٹیارو احمد پور ڈاکخانہ گرید ضلع لاڑکانہ صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ملکیت میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میرا گذارہ طبابت اور حکمت پیشہ کی آمد پر ہے جو تخمیناً بارہ تیرہ روپے ماہوار بنتا ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہونگا۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اسکا جزو یا اسکی قیمت حوالہ صدر انجمن قادیان کردوں تو میرے ترکہ میں سے حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا

العبد :- محمد علی یونانی حکیم

گواہ شد :- ملک میر احمد افغان باڈہ گوٹھ مسن۔ گواہ شد :- واحد بخش سکرٹری تعلیم و تربیت باڈہ گوٹھ مسن

نمبر ۴۷۶۱ :- منکہ بی بی سعیدہ زینب زوجہ سید منصور احمد صاحب قوم سید عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ادرین ڈاکخانہ کجرہ ضلع مونگھیر بقائمی ہوش بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (الف) مہر جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے سات ہزار روپیہ ہے (ب) قرض جو میرے خاوند نے مجھ سے واسطے بند وبست لینے زمین منظر بنانے مکان اندر شہر مظفر پور کے لیا ہے اور ان کے ذمہ ہے نو سو روپیہ (ج) مہر والدہ مرحومہ مغفورہ رسدی خالی ضمفرہ بذریعہ وراثت جو ذمہ والدم سید وزارت حسین صاحب احمدی ساکن موضع ادرین مذکور کے ہے نو سو بہتر روپے چار آنے ہے۔

(د) زیورات مفصلہ ذیل طلائی قیمتی مبلغ -/۲۰۰ روپیہ۔ اس کے سوا اس وقت میری اور کوئی جائداد نہیں اور نہ کوئی آمد ہے میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت و قائم ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد صدر انجمن احمدیہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ آئندہ جو کمی و بیشی جائداد میں منمقرہ کے ہوگی اس کی اطلاع منمقرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں دیتے رہنے کی حتی الوسع کوشش کرونگی۔

العبد :- سعیدہ زینب موصیہ

گواہ شد :- سید منصور احمد شوہر موصیہ

گواہ شد :- سید غلام مصطفیٰ احمدی موضع ادرین ڈاکخانہ کجرہ ضلع مونگھیر

ایک غلطی کی اصلاح

یکم جنوری ۱۹۳۷ء کے اخبار الفضل میں محترمہ سردار بیگم صاحبہ موصیہ ۴۶۶۵ اہلیہ بابو محمد صادق صاحب سیالکوٹ چھاؤنی کی جو وصیت شائع ہوئی ہے اس میں حق مہر کی رقم پانچ سو کی بجائے غلطی سے صرف پانچ روپیہ چھپ گئی ہے۔ جس کی بابو صاحب موصوف کے کہنے پر تصحیح کا اعلان کیا جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات ہیچ کارہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اسکے استعمال سے ۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اسکے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بہی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ :- فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگا ہے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ :- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر عہ۵ لکھنؤ

شادی ہوگئی آپ جیسی چیز چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے مفرح یاقوتی

یہ مرد عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے دیکھئے اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار مصدقہ سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اسکے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسکے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری غیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونیکی آرزو ہے مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ قوت اور مردانی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (عہ) ہیں ایکماہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھنؤ ۱۲ اپریل۔ یو۔پی میں ژالہ باری اور بارش کی وجہ سے فصلوں کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی تلافی کے لئے حکومت یو پی زمینداروں کو ضروری امداد بہم پہنچا رہی ہے۔ چنانچہ صوبہ کے چھ اضلاع سے جو اعداد فراہم ہوئے ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت تک ۲۳ لاکھ روپیہ مالیہ اور لگان اور ۳ لاکھ زر تقاوی معاف کر دیا گیا ہے۔ الہ آباد ڈویژن میں ۸۲ ادیہات کا آبیانہ کا بقایا واپس کر دیا گیا ہے کانپور میں ۷۰ ہزار روپیہ مالیہ اور لگان معاف کر دیا گیا ہے اور مزید ۲ لاکھ کی معافی منظور ہو چکی ہے۔

لکھنؤ ۱۳ اپریل۔ افسوس ہے کہ بیگم صاحبہ حسرت موہانی کا چند روز کی علالت کے بعد کانپور میں انتقال ہو گیا۔ آپ گذشتہ بیس پچیس سال میں قومی خدمات میں کافی حصہ لیتی رہی ہیں۔

کابل (بذریعہ ڈاک) افغانستان جدید طرز کے آلات حرب وضرب بڑی سرعت سے فراہم کر رہا ہے۔ کابل کے شمالی حصہ میں ایک بڑا فوجی مستقر قائم کیا گیا ہے۔ افغانی فوجوں کو فوجی تربیت دینے کے لئے ترک افسروں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ قلعے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ حکومت نے ۵۰ بمبار طیارے خرید رہے ہیں ٹینک وغیرہ بھی خریدے جا رہے ہیں۔ ملکی دفاع کیلئے قومی فنڈ قائم کیا گیا ہے

انگورہ ۱۳ اپریل۔ شام اور ترکی کے درمیان جو اختلافات رونما ہو گئے ہیں ان کو دور کرنے کے لئے ایک شامی وفد انگورہ پہنچ گیا ہے انگورہ میں ان کا شاندار استقبال کیا گیا وفد کے قائد نے کہا کہ ہم ترکی اور شام کے اختلافات کا فیصلہ کر کے ہی وطن واپس جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ایڈیسن کے بعد مسٹر ایچ۔ اے بلیکر آئی سی ایس لاہور ہائی کورٹ کے جج مقرر کئے جائینگے

بمبئی ۱۳ اپریل۔ بمبئی کے وزیر اعظم کی تنخواہ ۴ ہزار روپے ماہوار اور دیگر وزیروں کی تنخواہیں ۳۵۰۰ روپے ماہوار فی وزیر مقرر کی گئی ہیں۔

پشاور ۱۴ اپریل۔ آج صوبہ سرحد کی اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں ارکان نے حلف وفاداری لئے۔ ۱۵ اپریل کو صدر اور نائب صدر کے انتخاب کے بعد گورنر صوبہ سرحد ایوان میں تقریر کریں گے۔ ڈاکٹر خان لیڈر کانگرس پارٹی نے ایک تحریک التواء پیش کی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی وزارت کی تشکیل کے سلسلہ میں اعلیٰ سرکاری افسروں کی مداخلت پر بحث کی جائے

جالندھر ۱۳ اپریل۔ عدالت میں کھانسنے کے فعل کو جرم قرار دیتے ہوئے تحصیلدار پھلور نے ایک ٹھیکیدار منشیات کو پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ لیکن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس فیصلہ کو باطل قرار دیا ہے۔ اور یہ قرار دیا ہے۔ کہ عدالت میں کھانسنا جرم نہیں۔

اٹاوہ ۱۳ اپریل۔ ہفتہ کی شام کو اس جگہ شدید آندھی آئی جس کی وجہ سے درخت ٹوٹ گئے جھونپڑیاں اڑ گئیں اور پرندے ہلاک ہو گئے آم اور اناج کی فصلوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سپین وام میں مخالف قبائل کی جماعتیں کثیر تعداد میں جمع ہو رہی ہیں۔ ۱۱ اور ۱۲ اپریل کو بیاں سکاؤٹوں کی چوکی پر شدید فائرنگ کیا گیا۔ اسی طرح ایک لاری پر جو ۱۱ اپریل کی شام کو رزمک کی طرف جا رہی تھی۔ گولیاں برسائی گئیں۔ اسی دن بعض بدر اخیل وزیری خاصہ داروں پر جو رزمک واپس جا رہے تھے۔ توری خیل کی ایک جماعت کی طرف سے گولیاں چلائی گئیں۔

پانی پت ۱۳ اپریل۔ مسلمانان پانی پت کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کی طرف سے پانی پت کے حادثہ کے سلسلہ میں اسمبلی میں جو بیان دیا گیا تھا۔ اس پر اظہار اطمینان کیا گیا۔ اجلاس میں ۶۵ اشخاص پر مشتمل ایک مجلس عاملہ مقرر کی گئی۔ تاکہ مظلومین کی امداد کا بندوبست کرے

لکھنؤ ۱۳ اپریل۔ پرسوں بعد دوپہر کونسل ہال کے کمیٹی روم میں پنڈت گووند بلبھ پنت کے زیر صدارت یو پی اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ پنڈت جی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے گورنر یوپی کے اس طرز عمل پر شدید نکتہ چینی کی۔ کہ انہوں نے کانگرس کے بعد مسلم لیگ کو جو سب سے بڑی پارٹی ہے وزارت بنانے کی دعوت نہیں دی۔ طویل بحث وتمحیص کے بعد اجلاس میں تقریباً ایک درجن ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ایک ریزولیوشن میں لیڈر کانگرس پارٹی کے اس طرز عمل پر اظہار پسندیدگی کیا گیا۔ جو انہوں نے وزارت کی ترتیب کے سلسلہ میں اختیار کیا۔ دوسرے ریزولیوشن میں عارضی وزارتیں قائم کرنے پر جن کو نہ اسمبلی کا اور نہ عوام کا اعتماد حاصل ہے۔ گورنر کے فعل کی مذمت کی گئی۔

فیروزپور ۱۳ اپریل۔ اتوار کے روز مسٹر اختر حسین صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور کے تبادلہ پر نواب صاحب آف ممدوٹ۔ جناب پیر اکبر علی صاحب اور سید امجد علی شاہ صاحب ارکان لیجسلیٹو اسمبلی کی طرف سے ٹی پارٹی دی گئی۔

لنڈن ۱۳ اپریل۔ کل دارالعوام میں ایک رکن کے سوال کے جواب میں مسٹر بٹلر نے کہا۔ کہ ہندوستان کی برطانی افواج کو روزانہ پانچ دفعہ کھانا دیا جایا کرے گا۔

امرتسر ۱۳ اپریل۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱۰ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۷ آنے۔ کھانڈ ۷ روپے سے ۱۰ روپے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے اور چاندی ۵۴ روپے ۴ آنے ہے

بنوں ۱۳ اپریل۔ آج میران شاہ کے نزدیک ایک سرکاری طیارہ گرنے سے ہواباز کے علاوہ ایک اور افسر بھی ہلاک ہوا۔

روما ۱۳ اپریل۔ آج دو اطالوی بمبار طیارے فضا میں پرواز کرتے ہوئے ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔ جس کے نتیجہ میں ۸ آدمی ہلاک ہو گئے

ناگپور ۱۳ اپریل۔ ڈاکٹر کھارے نے سی پی اسمبلی کے لیڈر کی حیثیت سے گورنر سی پی کے نام ایک مکتوب ارسال کر کے ظاہر کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۶۵ کے مطابق اسمبلی کا حق ہے کہ جلد سے جلد سپیکر کا انتخاب عمل میں لائے مکتوب میں دریافت کیا گیا ہے۔ کہ آیا گورنر سی پی مستقبل قریب میں اسمبلی کا اجلاس طلب کریں گے۔ نیز دریافت کیا گیا ہے کہ اگر اس کا جواب نفی میں ہو۔ تو مجھے اسمبلی ہال کے استعمال کی اجازت دیں۔ تاکہ میں اپنی طرف سے ہاؤس کو دعوت انعقاد دے سکوں۔

بمبئی ۱۳ اپریل۔ روزنامہ "ٹائمز آف انڈیا" آئینی تعطل کے امکانات پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ موجودہ تنازعہ سے ملک کا حقیقی مقصد فوت ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے واضعین کا بیان ہے کہ ایکٹ صوبجات کو حقیقی ذمہ دار حکومت دے رہا ہے۔ مگر کانگرس کا بیان ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتا۔ لہذا اب کانگرس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وزارتوں کو قبول کر کے اپنے دعویٰ کا ثبوت دے کیونکہ آزمائش کے بغیر اسے مذموم قرار دینا انصاف سے بعید ہے۔